لوگ ہمیں وہابی کہتے ہیں

ملک عبدالعزیز کا ۷۳ سال قبل حجاج سے ایک تاریخی خطاب

لوگ ہمیں وہابی کہتے ہیں۔ ہمارے طریقہ کار کو وہابیت سے منسوب کرتے ہیں۔ جیسا کہ یہ کوئی خاص مذہب و مسلک ہے' جب کہ یہ ایک کھلی غلطی ہے جو محض جھوٹ اور مختلف مفادات کے' حصول کے لئے چند لوگوں کی جانب سے اڑائی جا رہی ہے۔ ہم کسی جدید مسلک یا عقیدے کا دعویٰ نہیں کرتے' نہ ہی محمد بن عبدالوہاب نے کوئی نئی چیز پیش کی' بلکہ ہمارا عقیدہ ہے جو کتاب و سنت میں مذکور ہے۔ جس پر سلف صالحین کا عمل رہ چکا ہے۔ ہم چاروں آئمہ کرام کا احترام کرتے ہیں' ہمارے نزدیک امام مالک' امام شافعی' احمد بن حنبل اور ابو حنیفہ کے درمیان کوئی فرق نہیں' بلکہ تمام آئمہ ہمارے نزدیک محترم ہیں۔

یہی وہ عقیدہ ہے جس کی جانب شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نے دعوت دی یہی ہمارا عقیدہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اس خالص توحید پر مبنی ہے جو تمام شرک وبدعت کی گندگیوں سے پاک وصاف ہے' چنانچہ اس عقیدہ توحید کی جانب ہم بلاتے ہیں اور یہی عقیدہ ہماری تمام مشکلات اور مصائب کا حل ہے۔ تجدد پسند عناصر اس عقیدے کے علاوہ مشکلات کو حل کرنیکی غرض سے جن امور کی جانب بلاتے ہیں۔ ان میں نہ ہماری نجات ہے اور نہ ہی ان سے ہم منزل کو پاسکتے ہیں۔ مسلمان اسوقت تک خیر پر قائم رہے جب تک کہ انہوں نے کتاب و سنت کو اپنا دستور بنائے رکھا۔ درحقیقت دارین کی سعادت کلمہ توحید ہی کو اپنانے سے حاصل ہوسکتی ہے۔

ہم اس تجدید کے قائل نہیں جسکے اپنانے سے ہم اپنے دین و عقیدے سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ ہمیں تو اللہ رب العزت کی رضا کے طلب کی بنیاد پر عمل کرنا ہے' ہمارے لئے اللہ کافی ہوگا' وہی ہمارا ناصر ہوگا۔ لہٰذا تجدد ہمارے کوئی کام نہیں آئے گا' بلکہ کتاب و سنت کی جانب لوٹنا ہی ہمارے لئے نجات کا باعث بن سکتا ہے۔ مسلمانوں نے کتاب و سنت پر عمل کو ترک کر دیا اور وہ مختلف برائیوں اور گناہوں میں گھر گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ذلیل کر دیا۔ اگر وہ کتاب و سنت پر مضبوطی سے قائم رہتے تو آج جن حالات سے دوچار ہیں تو یہ حالات نہیں ہوتے۔ میری کوئی حیثیت نہیں تھی۔ مگر آج ایک وسیع و عریض مملکت پر مجھے غلبہ حاصل ہے۔ میں نے اس سرزمین پر غلبہ حاصل کیا جب کہ میرے پاس سوائے ایمان اور توحید کی قوت کے اور کوئی چیز نہیں تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی۔

میں نکلا تھا جب کہ میرے پاس کوئی ظاہر ذریعہ نہیں تھا' ابتداء میں دشمنوں نے مجھ پر غلبہ حاصل کر لیا۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے نصرت سے نوازا اور میرے ہاتھوں اس سرزمین کو فتح ہوئی۔

کتاب و سنت کو چھوڑنے کی وجہ سے مسلمان آج مختلف گروہوں اور جماعتوں میں تقسیم ہوچکے ہیں اور سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ ہم اپنے اس اختلاف اور تفرقہ کا سبب غیروں کو قرار دیتے ہیں' ہماری مصیبتوں کا سبب ہم خود ہیں' غیر نہیں۔ قصوروار تمام کے تمام مسلمان ہیں کوئی غیر نہیں۔ ایک مضبوط عمارت کو کوئی چیز خارج سے کمزور نہیں کر سکتی۔ الا یہ کہ داخل کوئی اس میں سوراخ نہ کر دے۔ اسی طرح مسلمان ہیں' اگرچہ یہ متحد و متفق ہوں تو کسی کی یہ ہمت نہیں کہ ان کی صفوں میں رخنہ پیدا کرے۔ مسلمان اس وقت تک خیر پر ہیں جب تک کہ وہ متحد ہیں' کتاب و سنت پر ان کا عمل ہے' وہ توحید کی دعوت دیتے رہیں گے تو ایسے مسلمانوں کے قدم بہ قدم آپ مجھ کو پائیں گے۔ مجھے نہ حکومت سے دلچسپی ہے اور نہ ہی بادشاہت سے محبت۔ میرا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور توحید کی دعوت ہے۔

وہابی اور وہابیت

عرف عام میں عقیدہ توحید کو قبول کرنے اور شرک وبدعات کا انکار کرنے والے کو وہابی اور اس دعوت کو وہابیت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حالانکہ شیخ محمد عبدالوہاب ۱۱۱۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۰۶ھ میں انتقال کر گئے۔ اس عرصہ میں انہوں نے اس نام کی نہ کوئی تنظیم بنائی اور نہ کوئی جماعت۔ بلکہ ان کی دعوت اور تعلیمات کتاب و سنت کے سوا کچھ نہیں تھیں۔ لیکن سیاسی اغراض کے باعث شیخ کی دعوت کو وہابیت کا نام دے کر اس طرح پیش کیا گیا گویا یہ اسلام سے خارج کسی دوسرے مذہب کی دعوت ہے اور جب کبھی کسی دینی تحریک یا جماعت' جو قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو یا جس سے غیر اسلامی طاقتوں نے کوئی خطرہ محسوس کیا' فوری اس کا رشتہ وہابیت سے ملا دیا۔ کیونکہ عرف عام میں یہ اصطلاح اپنی معنوی خوبصورتی کے باوجود ایک گالی کے مترادف بن کر رہ گئی اور اگر غور کیا جائے تو کسی کو وہابی کا لقب دینا اس بات کا اعلان کرنا ہے کہ یہ شخص قرآن و سنت کا پابند اور شرک وبدعت سے بیزار ہے۔